

حافظ شمس الرحمن اصلاحی
(ایڈووکیٹ)

اسلامی نظام بینکاری

جدید بینکنگ کی تاریخ:

زمانہ حال میں مہاجنی و ساہوکاری کے پرانے طریقوں نے جدید بینکنگ کی شکل اختیار کر لی۔ اس تنظیم نے قدیم صراف کی گدی پر دور جدید کے بینکر اور فینانشیر کو لا بٹھایا ہے۔ مغربی ممالک میں اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ پہلے جب کاغذ کے نوٹ نہ چلتے تھے تو لوگ زیادہ تر اپنی دولت سونے کی شکل میں جمع کیا کرتے تھے اور اسے گھروں میں رکھنے کی بجائے حفاظت کی غرض سے سناروں کے پاس رکھوا دیتے تھے۔ سنار ہر امانت دار کو اس کی امانت کی بقدر سونے کی رسید لکھ کر دیتا تھا جس میں تصریح ہوتی تھی کہ رسید دار کا اتنا سونا فلاں سنار کے پاس محفوظ ہے۔ رفتہ رفتہ یہ رسیدیں خرید و فروخت اور قرضوں کی ادائیگی اور حسابات کے تصفیہ میں ایک آدمی سے دوسرے آدمی کی طرف منتقل ہونے لگیں۔ لوگوں کے لئے یہ بات زیادہ آسان تھی کہ سونے کی رسید ایک دوسرے کو دے دیں بہ نسبت اس کے کہ ہر لین دین کے موقع پر سونا سنار سے نکلوا یا جائے اور اس کے ذریعے سے کاروبار ہو۔ اس لئے تمام کاروباری اغراض کے لئے یہ رسیدیں اصل سونے کی قائم مقام بنی چلی گئیں اور اس امر کی نوبت بہت کم آنے لگی کہ کوئی شخص وہ سونا نکلوائے جو ایک رسید کے پیچھے سنار کے پاس محفوظ تھا۔ اس کا موقع بس انہی ضرورتوں کی وقت پیش آتا تھا جب کسی کو بجائے خود سونے ہی کی ضرورت ہوتی ورنہ زرمبادلہ کی حیثیت سے جتنے کام سونے سے چلتے تھے وہ سب ان ہلکی پھلکی رسیدوں سے چل جایا کرتے تھے جن کا کسی کے پاس ہونا اس بات کی علامت تھا کہ وہ اس قدر سونے کا مالک ہے۔

اس تجربہ سے سناروں کو معلوم ہوا کہ جو سونا ان کے پاس لوگوں کی امانتوں کا جمع ہے اس کا بمشکل دسواں حصہ نکلوا یا جاتا ہے باقی نوے حصے ان کی تجویزوں میں بے کار پڑا رہتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ ان نوے حصوں کو استعمال کیوں نہ کیا جائے چنانچہ انہوں نے یہ سونا لوگوں کو قرض دے کر اس پر سود وصول کرنا شروع کر دیا اور اسے اس طرح استعمال کرنے لگے کہ گویا وہ ان کی اپنی ملکیت ہے۔

حکومتوں نے ان سناروں کا جواب بینکر اور فینانشیر بن چکے ہیں یہ حق مان لیا کہ وہ نوٹ جاری کریں اور ان کے جاری کردہ نوٹ باقاعدہ زر کاغذی کی حیثیت سے کاروبار کی دنیا میں چلتے لگے۔ یوں بینکاری کا جدید سودی نظام جاری ہوا اور اس نے پوری دنیا کے معاشی نظام کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ اس نظام کی روح رہا ہے۔

اسلام نظام بینکاری کا ارتقاء:

۱۹۷۵ء سے پہلے کئی عشروں تک اسلامی نظام بینکاری پر فکری سطحوں پر کام ہوتا رہا۔ اس کے بعد اس پر عملی کام کا آغاز ہوا اس وقت بہت سے مسلم اور غیر مسلم ممالک میں اسلامی نظام بینکاری کی ابتداء ہو چکی ہے اور بینکاری کو شرعی بنیادوں پر چلانے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

دینی کا اسلامی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک (IDB) اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ پاکستان، ایران اور سوڈان میں بھی مختلف سودی نظام کے تحت چلنے والی بینکوں کو غیر سودی بینکاری میں تبدیل کرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔ مسلم کمرشل بینک پاکستان کا پہلا روایتی بینک ہے جس نے مختلف شاخوں میں غیر سودی کاؤنٹر کھولے ہیں اور اس کے ماہرین غیر سودی سرمایہ کاری کے منصوبے تجویز کر رہے ہیں۔ اسلامی بینک سرمایہ کاری کے ذریعہ منافع ملنے کے خلاف نہیں مگر اس بات کا خیال ضرور رکھتے ہیں کہ سرمایہ کاری جائز حدود کے اندر ہو اور حاصل شدہ منافع پہلے سے ملے شدہ شرح سود کے مطابق نہ ہو بلکہ نفع نہ ہو بلکہ نفع اور نقصان کی شراکت کی بنیاد پر منافع کی تقسیم ہو۔ یہی وہ امتیازی صفت ہے جو اسلامی بینکوں کو دوسرے بینکوں سے ممتاز کرتی ہے۔ ذیل میں ہم سرمایہ کاری کے ان طریقوں کا جائزہ لیں گے جو اسلامی بینک اپنے کاروبار میں استعمال کرتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے آلات "Financial Instruments"

اسلامی بینک درج ذیل طریق کار کے مطابق سرمایہ کاری کرتے ہیں:

۱۔ مضاربہ (Speculation)

اس میں دو فریق ہوتے ہیں ایک ”رب المال“ جو سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا فریق ”مضارب“ کہلاتا ہے جو کاروبار کرتا ہے اور حاصل شدہ منافع کو طے شدہ نسبت کے مطابق آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ اسلامی بینکوں میں بچت (Saving) اور فکسڈ ڈیپازٹ اسی مد میں کھولے جاتے ہیں، جس میں بینک ”مضارب“ اور کھاتہ دار ”رب المال“ ہوتا ہے۔

۲۔ مشارکہ (Partnership)

سرمایہ کاری کی دوسری قسم مشارکہ ہے۔ اسلامی بینکوں کو انہی دو نظاموں یعنی مضاربہ اور مشارکہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کیونکہ یہی وہ دو بنیادی مدات ہیں جس میں اسلامی بینک کو زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ اس قسم کے معاہدے میں دونوں فریق سرمایہ کاری کی کسی مد میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں اور منافع کو آپس میں طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کرتے ہیں اور نقصان کی صورت میں بقدر مال ذمہ دار ہوتے ہیں۔

یہ بھی سرمایہ کاری کی ایک قسم ہے۔ اسلامی بینک اپنا زیادہ تر سرمایہ اسی قسم میں لگاتے ہیں کیونکہ یہ مختصر مدت کے لئے ہوتا ہے اور منافع بخش بھی ہوتا ہے جیسے گاڑی وغیرہ کی خرید و فروخت۔

اس صورت میں اسلامی بینک کسی شخص سے مال مطلوب خرید کر نفع پردے دیتا ہے۔ یہ بھی بیع کی ایک قسم ہے

۴۔ اجارہ (Leasing)

اجارہ میں اسلامی بینک اپنی ملکیت کی کوئی بھی چیز بحری جہاز یا مشینری وغیرہ کو کرایہ پردے دیتا ہے۔ ایک متعین مدت تک اس سے سرمایہ وصول کرتا ہے۔

۵۔ بیع سلم

سرمایہ کاری کی اس قسم میں مستقبل کے مال مطلوب کی خرید و فروخت اور قیمت کا تعین کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک امور کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ بیع معلوم اور متعین ہو۔ ۲۔ پیشگی وصول رقم معلوم اور متعین ہو۔

۳۔ قیمت فوری طور پر ادا کر دی گئی ہو اور اگر قیمت ادھار ہو تو بیع ناجائز اور کالعدم ہوگی

۴۔ دونوں چیزیں ایک ہی قبیل کی نہ ہو مثلاً گندم کے بدلے گندم وغیرہ

۶۔ عقد استصناع

عقد استصناع بیع سلم سے ملتی جلتی ایک قسم ہے۔ عقد استصناع سے مراد یکمشت پیشگی یا بروقت ادائیگی کر کے

کسی کارگیر یا صنعتکار سے کوئی چیز بنوانا ہے۔ عقد استصناع کے ضروری احکام درج ذیل ہیں۔

۱۔ عقد استصناع میں قیمت پیشگی یا بروقت اور بعد میں دی جاسکتی ہے۔

۲۔ مال مطلوب متعین اور معلوم ہو۔

۳۔ اگر مال مطلوبہ دی گئی شرائط کے مطابق ہو تو آرڈر دینے والا اس کو قبول کرنے کا پابند ہے ورنہ

نہیں۔

۷۔ بیع مؤجل

لغوی اور اصطلاحی اعتبار سے ”بیع مؤجل“ سے مراد ادھار پر فروخت ہے۔ اس میں ادائیگی یکمشت بھی کی

جاسکتی ہے اور اقساط میں بھی۔ اس قسم کی بیع کی شرائط ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

۱۔ قیمت پہلے سے متعین ہو اور اتنی زیادہ نہ ہو کہ غبن فاحش تک پہنچ جائے ایسی صورت سود کے

مماثل ہوگی جس میں گاہک مجبور ہوگا۔

حصول سرمایہ کے ذرائع:

اسلامی بینک بھی حصول سرمایہ کے لئے انہی ذرائع کا استعمال کرتی ہے جو روایتی بینک عموماً کرتے ہیں۔

۱۔ جاری کھاتا (Current Account)

اس کو عربی میں ”الحساب الجاری“ کہتے ہیں۔ کھاتہ دار صرف اپنا مال جمع کرواتا ہے۔ اس پر کسی قسم کا کوئی سود نہیں ملتا اور کھاتہ دار یہ رقم کسی وقت بھی نکال سکتا ہے۔

۲۔ بچت کھاتہ (Saving Account)

اس کو عربی میں ”حساب التوہین“ کہتے ہیں۔ اس مد میں لوگ اپنی بچت کے لئے رقوم جمع کرواتے ہیں اور وقت مقررہ سے پہلے رقم نکالنے کے مجاز نہیں ہوتے۔ بینک اور کھاتہ دار کے درمیان منافع کی نسبت شروع میں طے پاتی ہے۔

۳۔ طویل مدت کے حسابات (Fix Term Deposit)

اس کو عربی میں ”ودائع الثابتہ“ کہتے ہیں۔ اس میں کھاتہ دار لمبی مدت کے لئے رقوم جمع کرواتا ہے اور وقت مقررہ سے پہلے رقم نکالنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ بینک اس سرمایہ سے طویل عرصے تک سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

۴۔ خاص حسابات (Portfolio Account)

اس نظام میں اسلامی بینک ایک خاص منصوبے (Project) کا تعین کرتا ہے اور لوگوں کو اس میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہیں۔ اور منصوبے کی تکمیل پر منافع تقسیم کرتے ہیں۔

۵۔ سروس چارج یا خدمت خلق:

بینک اپنی خدمات کے عوض بھی کچھ منافع وصول کرتی ہے۔ جو اسلامی بینک عموماً انجام دیتی ہے۔ مثلاً رقوم کی ترسیل، تجارت کے سلسلے میں مشورہ وغیرہ۔

اسلامی بینکاری کی نمایاں خصوصیات:

۱۔ ایک سودی بینک کا تعلق اپنے کھاتہ دار کے ساتھ ایک دائن اور مدیون کا ہوتا ہے اور اپنے کھاتے دار کو طے شدہ شرح کے مطابق سود دیتا ہے، جبکہ اسلامی بینکاری میں کھاتہ دار اور مضارب کے درمیان تعلق ”رب المال“ اور ”مضارب جیسا ہوتا ہے۔“

۲۔ سودی بینکوں کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ ان کا سرمایہ کون سے کاروبار میں استعمال ہوتا ہے اس کے مقابلے میں اسلامی بینک اپنا سرمایہ جائز کاروبار میں استعمال کرتی ہے۔

اسلامی بینک اور سودی بینکوں میں تعاون:

حرمت سود اور دیگر مالیاتی مسائل کے پیش نظر بینکوں کے درمیان تعاون کی ضرورت ہے۔

ہیں، ہمیں اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ مگر ابھی تک اسلامی بینک ابتدائی مرحلے میں ہیں اور بہت سارے معاملات میں ان کو روایتی بینکوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے بنیادی اصولوں کی قربانی دیئے بغیر ان میں تعاون کی ایک فضاء قائم کر دی جائے۔

روایتی بینک کے تمام تر معاملات سود پر مبنی نہیں ہوتے، کچھ معاملات ایسے بھی ہیں جو سود کی آلائش سے پاک ہیں جیسے صنعت میں بلا واسطہ شراکت کی مثالیں، جرمنی اور فرانس میں موجود ہیں۔

IMF اور ورلڈ بینک کے مقابلے میں IFC صنعت میں حصہ داری کی بنیاد پر قرض فراہم کرتی ہے۔ اس قسم کی سرگرمیوں جس کا سود سے کوئی تعلق نہ ہو، میں تعاون ہو سکتا ہے۔

یہ روایتی بینک ایسی خدمات بھی انجام دیتے ہیں جس میں سود کا کوئی دخل نہیں، ان میں بین الاقوامی کرنسیوں کا تبادلہ، زر کی ترسیل، قانونی رہنمائی وغیرہ۔ چونکہ اسلامی بینک ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں اس لئے ان روایتی بینکوں سے تعاون حاصل کرنا چاہیے۔

شراکت اور لیزنگ یا دوسری ایسی معاشی سرگرمیاں جس میں سود شامل نہیں اور اسلام سے متصادم بھی نہیں۔ ان امور میں تعاون ممکن ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ان سے اسلامی ممالک اور خود مغربی ممالک بھی معاشی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۶ سے)

مولانا نے سمجھایا کہ بیرونی رنگ جیسے نور کے بغیر محسوس نہیں ہوتا اسی طرح اندرونی نور کو بھی یقین کرو کہ نور ہی کے توسط سے نظر آتا ہے، بیرونی رنگ جیسے آفتاب کے نور سے نظر آتا ہے اسی طرح اندرونی رنگ کو شبی نور کے توسط سے آدمی پاتا ہے فرمایا۔

اسی بروں از آفتابے و رہاست کوز نور عقل جس پاک وجد است
گو یاد دل کا نور، خود بالذات نور نہیں ہے بلکہ نور خدا کے سرچشمہ سے اس کا تعلق ہے یہ نور خدا نہ حواس کی گرفت میں آتا ہے اور نہ عقل کی مثال مولانا نے دی۔ جاں ز پیدائی و ز دیکست گم“

اسی طرح نور حق بھی اپنی پیدائی اور نزدیک کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتا۔ نور حق کے سوا انوار ہیں چوں کہ ان کی ضد تاریکی ہے اور ضد کا احساس اسکی ضد کے احساس سے ہوتا ہے خوشدلی کا احساس رنج دلی میں گرفتار ہونے کے بعد ہوتا ہے لیکن نور حق کا چوں کہ ضد نہیں ہے اسلئے اسکو کیسے محسوس کرایا جائے۔ ”چوں کہ حق رائیست ضد پنہاں بود“

اور یہی مطلب حضرت والا کے اس شعر کا ہے۔